

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی خبر دینا

<?xml encoding="UTF-8">



بَابُ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی خبر دینا)

۱۷۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيَّ جَبَلٍ حِرَاءٍ. فَتَحَرَّكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : اسْكُنْ. حِرَاءُ! فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

”حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے حراء (پہاڑ) پرسکون رہو پس بے شک تجھ پر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے (اور کوئی نہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۷۴ : أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة و الزبير، ۴ / ۱۸۸۰،
الحديث رقم : ۲۴۱۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۵ / ۴۴۱، الحديث رقم : ۶۹۸۳، و أحمد بن حنبل في المسند، ۱ /

۱۸۷ الحديث رقم : ۱۶۳۰، و الطبراني في المعجم الأوسط، ۱ / ۲۷۳، الحديث رقم : ۸۹۰، و أبويعلی في المسند، ۲ / ۲۵۹، الحديث رقم : ۹۷۰.

۱۷۵. عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ. قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَقَامَ بِهَا رَأَيْنَا أَنَا سَا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ يَعْمَلُونَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَحْلِ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ : يَا أَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَ هَؤُلَاءِ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُونَ؟ فَجِئْنَا هُمْ، فَتَنَظَرْنَا إِلَى عَمَلِهِمْ سَاعَةً ثُمَّ عَشِينَا النَّوْمَ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ فَاصْطَجَعْنَا فِي صَوْرِ مِنَ النَّحْلِ فِي دَفْعَاءٍ مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا. فَوَاللَّهِ مَا أَهْبَنَّا إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ، وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّفْعَائِ، فَيَوْمَئِذٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : يَا أَبَا تُرَابٍ لِمَا يَرِي عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ. قَالَ : أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَشَقِي النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : أَحْمِرُ ثَمُودَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ، وَالَّذِي يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلَيَّ هَذِهِ (يَعْنِي قَرْنَهُ). حَتَّى تُبَلَّ مِنْهُ هَذِهِ. يَعْنِي لِحْيَتَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ النَّسَائِيُّ.

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ ”ذات العشیرہ“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور میں ایک دوسرے کے ساتھ تھے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس جگہ آئے اور وہاں قیام فرمایا ہم نے بنو مدلیج کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ایک کھجور تلے اپنے ایک چشمے میں کام کر رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا : اے ابا یقظان تمہاری کیا رائے ہے اگر ہم ان لوگوں کے پاس جائیں اور دیکھیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ پس ہم ان کے پاس آئے اور ان کے کام کو کچھ دیر تک دیکھا پھر ہمیں نیند آنے لگی تو میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے اور کھجوروں کے درمیان مٹی پر ہی لیٹ کر سو گئے۔ پس اللہ کی قسم ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی نے نہ جگایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنے مبارک قدموں کے مس سے جگایا۔ جبکہ ہم خوب خاک آلود ہو چکے تھے پس اس دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا : اے ابو تراب! اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے جسم پر مٹی کو دیکھ کر فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا میں تمہیں دو بدبخت ترین آدمیوں کے بارے نہ بتاؤں؟ ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : پہلا شخص قوم ثمود کا احیمر تھا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں اور دوسرا شخص وہ ہے جو اے علی تمہارے سر پر وار کرے گا۔ یہاں تک کہ (خون سے یہ) داڑھی تر ہو جائے گی۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے مسند میں اور امام نسائی نے ”السنن الکبریٰ“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۷۵ : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴ / ۲۶۳، (الحديث رقم : ۱۸۳۲۱)، و النسائي في السنن الكبرى، ۵ / ۱۵۳، الحديث رقم : ۸۵۳۸، و الحاكم في المستدرک، ۳ / ۱۵۱، الحديث رقم : ۴۶۷۹.

۱۷۶. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ، سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : لَتُخْصَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، فَمَا يَنْتَظِرُ بِي الْأَشَقِيُّ؟ قَالُوا : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرْنَا بِهِ نُبَيْرَ عِثْرَتِهِ، قَالَ : إِذَا تَأَلَّاهُ تَقْتُلُونَ بِي غَيْرَ قَاتِلِي، قَالُوا : فَاسْتَخْلَفَ عَلَيْنَا، قَالَ : لَا وَلَكِنَّ أَتْرُكُكُمْ إِلَيَّ مَا تَرَكْتُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا : فَمَا تَقُولُ لِرَبِّكَ إِذَا أَتَيْتَهُ؟ قَالَ : أَقُولُ : اللَّهُمَّ تَرَكْتَنِي فِيهِمْ مَا بَدَأَكَ، ثُمَّ قَبَضْتَنِي إِلَيْكَ وَأَنْتَ فِيهِمْ، فَإِنْ شِئْتَ أَصْلَحْتَهُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَفْسَدْتَهُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ داڑھی سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی اور اس کا انتظار ایک بدبخت کر رہا ہے لوگوں نے کہا اے امیرالمومنین ہمیں اس کے بارے میں خبر دیجئے ہم اس کی نسل کو تباہ کر دیں گے آپ نے فرمایا : اللہ کی قسم تم سوائے میرے قاتل کے کسی کو قتل نہیں کرو گے۔ انہوں نے کہا ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں آپ نے فرمایا لیکن میں اسی چیز کی طرف چھوڑتا ہوں جس کی طرف تمہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھوڑا (یعنی باہمی مشاورت) انہوں نے کہا آپ اپنے رب سے کیا کہیں گے جب آپ اس کے پاس جائیں گے۔ آپ نے فرمایا : میں کہوں گا ”اے اللہ تو نے جتنا عرصہ چاہا مجھے ان میں باقی رکھا پھر تو نے مجھے اپنے پاس بلا لیا لیکن تو ان میں باقی ہے اگر تو چاہے تو ان کی اصلاح فرما دے اور اگر تو چاہے تو ان میں بگاڑ پیدا کر دے۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۷۶ : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۱۳۰، الحديث رقم : ۱۰۷۸، وأبويعلي في المسند، ۱ / ۴۴۳، الحديث رقم : ۵۹۰، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۷ / ۴۴۴، الحديث رقم : ۳۷۰۹۸، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۷.

۱۷۷. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَبْعٍ قَالَ : حَطَبْنَا عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ : قَالَ النَّاسُ : فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللَّهِ لَنُبَيِّرَنَّ عِثْرَتَهُ، قَالَ : أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَنْ يُقْتَلَ عَيْرٌ قَاتِلِي، قَالُوا : إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذَلِكَ اسْتَخْلِفْ إِذَا، قَالَ : لَا، وَلَكِنْ أَكِلُكُمْ إِلَيَّ مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا : اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا پس آپ ہمیں بتا دیں وہ کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا : نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ۱۷۷ : أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱ / ۱۵۶، الحديث رقم : ۱۳۴۰، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ۲ / ۲۱۳، الحديث رقم : ۵۹۵، و البزار في المسند، ۳ / ۹۲، الحديث رقم : ۸۷۱.

۱۷۸. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : دَعَا عَلِيُّ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ الْمُرَادِيُّ فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ : مَا يَحْبِسُ أَشْفَاهَا؟ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذَا، يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهِ، ثُمَّ تَمَثَّلَ بِهَذَيْنِ الْبَيْتَيْنِ.

أَشْدُّ حَيَازِيمَكَ لِلْمَوْتِ

فَإِنَّ الْمَوْتَ آتِيكَ

وَلَا تَجْزَعُ مِنَ الْقَتْلِ

إِذَا حَلَّ بِوَادِيكَ

وَاللّٰهُ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِي الطَّبَقَاتُ الْكُبْرَى.

”حضرت ابوطفیل بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیعت کی دعوت دی تو عبدالرحمن بن ملجم مرادی بھی آیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے دو دفعہ اس کو واپس بھیج دیا، جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : اس بدبخت کو کون روکے گا؟ پھر فرمایا : ضرور بالضرور اس (داڑھی کو) خضاب کیا جائے گا یا خون سے رنگا جائے گا یعنی سر کے خون سے میری داڑھی سرخ ہو گی پھر آپ نے یہ دو شعر پڑھے۔“

تو موت کے لئے کمر بستہ ہو

بے شک موت تجھے آنے والی ہے

اور قتل سے خوفزدہ نہ ہو

جب وہ تیری وادی میں اتر آئے

”خدا کی قسم یہ حضور نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے ساتھ عہد ہے، اسے ابن سعد نے ”الطبقات الكبرى“ میں روایت کیا ہے۔“

الحديث رقم ١٧٨ : أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣ / ٣٣، ٣٤.